اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے مطابق یہ اسلامی ملک ہے اور اس میں امتناع شراب کے قوانین موجود ہیں اس کے باوجود اتنی بڑی مقدار میں شراب کی تیاری درآمد یا فروخت اور استعمال قابل مذمت ہے۔اور اربابِ اختیار کو اس کا نوٹس لینا چاہیئے۔سندھ میں عدالت عالیہ کے فیصلے کو تسلیم کیا جانا چاہیئے اور اس پر عمل درآمد کیا جانا چاہیئے ......ہم جناب چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ جسٹس سجاد علی شاہ صاحب کے اس اقدام کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ انہوں نے سلیم رضا کی طرف سے دائر کردہ درخواست پر نوٹس لیتے ہوئے شراب خانوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے......اگرچہ ہمیں امید نہیں کہ اس حکم پر عمل درآمد ہوگا اور شراب خانے بند ہوجائیں گے کہ مالکان بہت طاقتور ہیں تاہم ان طاقتوروں کو اس طاقت ور کی طاقت کے بارے میں بتانا ضروری ہے جو کہتا ہے ان بطش ربک لشدید......تمہارے رب کی پکڑ بڑی شدید ہے۔بہتر ہے کہ اس گرفت سے پہلے ہائی کورٹ کی گرفت (نوٹس) پر ہی اپنا معاملہ درست کرلیں ورنہ دنیاوآخرت کی رسوائی مقدر ہوگی......(رسالہ پریس میں تھا کہ اطلاع ملی کہ الحمدللہ عمل درآمد ہوگیا)

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے لبرل وزیراعلی

سندھ کے نئے وزیراعلی سید مراد علی شاہ نے اپنے ایک بیان میں فرمایا ہے کہ اسکولوں میں ڈانس پر پابندی لگانے والوں کے خلاف کاروائی ہوگی۔سندھ حکومت پاکستان کے آئین کے تحت ثقافت ، ورثے کے تحفظ اور فروغ پر پختہ یقین رکھتی ہے۔انتہا پسند عناصر سے کسی بھی صورت میں کوئی ڈکٹیشن نہیں لیں گے ، نہ کسی کو ترقی پسند ایجنڈا ہائی جیک کرنے کی اجازت دیں گے۔رقص اور موسیقی ایک لبرل معاشرے کا لازمی حصہ ہے ہم اس طرح کی سرگرمیوں کی حمایت جاری رکھیں گے۔(روزنامہ نوائے وقت ۲۴۔اکتوبر ۲۰۱۶)

سندھ کے وزیراعلی سید بھی ہیں مرادِعلی بھی ہیں اور شاہ بھی ......نہ جانے کس نے انہیں بھڑکادیا اور انہوں نے اپنا مخفی لبرل ایجنڈا طشت از بام کردیا......مگر وہ یہ بات بھول گئے کہ وہ ایک اسلامی جمہوری ملک کے وزیراعلی ہیں جس کا سرکاری مذہب اسلام ہے اور اسلام رقص وسرود کی تربیت اور رقص کے فروغ کی اجازت نہیں دیتا ....آئین پاکستان کی تمہید میں یہ بات لکھی گئی ہے کہ............آئین کے مطابق چونکہ اللہ تعالی ہی بلاشرکتِ غیرے حاکم مطلق ہے اور پاکستان کے جمہور کو اختیار واقتدار اللہ کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق ہوگا۔نیز یہ کہ پاکستان عدل

☆مامضی فات وما ذهب مات فلا تفكر فيما مضى فقد ذهب وانقضى.☆

عمرانی کے اسلامی اصولوں پر مبنی ایک جمہوری مملکت ہوگی......

نیز یہ کہ ملک میں اسلامی اصولوں کی پامالی آئین میں جرم قرار دی گئی ہے اور اسلام رقص کے فروغ کو اسلامی اصولوں کی پامالی تصور کرتا ہے اس لئے یہاں اس قسم کی سرگرمیوں کو فروغ دینا آئین کی خلاف ورزی ہے......

وزیر اعلی سندھ کے اس بیان سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ملک کی مقتدرہ کس ایجنڈا پر عمل پیرا ہے، علماء کرام اور مذہبی طبقے کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ارباب اختیار کو دین کا بھولا ہوا سبق یاد دلائیں اورعوام کو چاہئے کہ آئندہ عام انتخابات میں سوچ سمجھ کر ووٹ کاسٹ کریں کہ جس کو وہ ووٹ دے رہے ہیں وہ برسر اقتدار آ کر کونسی اقدار کو فروغ دے گا......اور یہ کہ وہ آئین اور اسلام کے ساتھ کس قدر مخلص ہے؟

فقہی نشستیں:

......جدید فقہی مسائل کی تفہیم اور عصر حاضر کے فقہی چیلنجز کو قبول کرنے اور ان کا مقابلہ کرنے کے حوالہ سے ملک بھر میں فقہی نشستوں کا سلسلہ جاری ہے۔ کراچی، جہلم، کھاریاں، سرائے عالمگیر، گجرات، فیصل آباد، لاہور، راولپنڈی اور ایبٹ آباد کے بعد حال ہی میں حاصل پور، اور بہاول پور میں فقہی نشستوں کا اہتمام کیا گیا۔ ان فقہی نشستوں سے مدیر وموسس مجلّہ فقہ اسلامی پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب نے خطاب کیا۔ فقہی نشستوں میں ضلعی سطح کے علماء، واساتذہ مدارس اسلامیہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور یہ طے کیا کہ علاقائی سطح پر فقہی مجالس کا قیام اوران کے ماہانہ بنیادوں پر اجلاسوں کا اہتمام کیا جائے گا جن میں نت نئے پیش آمدہ فقہی مسائل پر غور وخوض کا سلسلہ جاری کیا جائے گا۔ علاقہ کے کسی بھی بزرگ جید عالمِ دین کو فقہی مجالس میں زیرِ غور امور پر بریفنگ دی جائے گی اوران سے رہنمائی وسرپرستی کی درخواست کی جائے گی۔ اس طرح نوجوان علماء کی تربیت ہوگی اور معاشرے کو مستقبل میں تربیت یافتہ مفتی، محقق فقہاء وعلماء دستیاب ہوسکیں گے۔ مجلّہ فقہ اسلامی اور اکادیمیۃ الفقہ الاسلامی المعاصر دیگر شہروں کے علماء کو دعوت دیتی ہے کہ وہ اپنے ہاں فقہی نشستوں کا اہتمام کریں، ہمارا تعاون بغیر کسی مالی بوجھ کے آپ کو حاصل رہے گا۔ اسی طرح اسلامی بینکاری کی تفہیم اور اس شعبہ میں شامل ہونے کے حوالہ سے علماء کے اجتماع یا سیمینار کا اہتمام آپ کریں بلا معاوضہ خدمات ورہنمائی ہم فراہم کریں گے۔